REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✲ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ✲ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۶ — شمارہ ۲۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری

THE WEEKLY BADR QADIAN (P.N. 143570)

۱۹ رجب ۱۳۹۷ھ — ۷ وفا ۱۳۵۶ ہش — ۷ جولائی ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۷ جون ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"ضعف اور دانت میں تکلیف کے باعث طبیعت ناساز ہے۔" ایک دوسری اطلاع کے مطابق "باوجود علالتِ طبع کے حضور تعلیم القرآن کلاس کے افتتاح کے سلسلہ میں تشریف لے آئے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۴ وفا (جولائی) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع اہل و عیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قرآنِ کریم کے فضائل اور محاسن

بیان فرمودہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

(۲)

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اِس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اِس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہوگیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا
اِس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا
اِس سے خدا کا چہرہ نمودار ہوگیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بیکار ہوگیا
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

(۳)

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اِس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ روفا ۱۳۵۶ ہش

قرآن کریم کی بے نظیر خوبیاں

قرآن کریم بے شمار اور بے نظیر خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اور ایسا خیال نہ تو کسی طرح کی خوش فہمی پر مبنی ہے اور نہ ہی اس میں کچھ مبالغہ ہی ہے۔ حقیقی وجہ بیان کرتے ہوئے مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے برحق فرمایا ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

اور خدائے بزرگ و برتر نے اس کی شان میں فرمایا:-

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (سورۃ ص: ۳۰)

یہ قرآن مجید ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے اور سب خوبیوں کی جامع ہے۔ تاکہ (دنیا کے سبھی لوگ) اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں۔ اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

اس کتاب میں کیا کچھ ہے اور اس سے کیسے عظیم فوائد نوعِ انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں ان سب مضامین پر بڑی ہی جامعیت سے روشنی ڈالتے ہوئے ایک اور مقام پر فرمایا:-

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ: ۱۶، ۱۷)

اے لوگو! تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آ چکی ہے۔ اس کی عظیم القدر خوبی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو اس کی رضا کی راہ پر چلتے ہیں سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے۔ اور اپنی قدرت سے انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے جاتا ہے۔ اور ان کی سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

آیئے ان اجمالی بنیادی کی روشنی میں قرآن پاک کی ایسی ہی چند بے نظیر خوبیوں کا ایمان افروز تفصیلی تذکرہ کریں اور ساتھ ہی ساتھ دیکھیں کہ یہ کتاب عزیز نوعِ انسان کے لئے کس قدر عظمتوں اور رفعتوں کی نشاندہی کرتی ہے۔

٭ … پہلے نمبر پر تو قرآن کی وہ عظیم القدر خوبی سامنے آتی ہے جو احترامِ آدمیت کی تعلیم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ "انسان" کو اس کے خالق و مالک نے اشرف المخلوقات کا درجہ دے کر دنیا کی تمام چیزوں پر اُسے فضیلت دی۔ اور سب کو اس کا خادم بنا دیا۔ سورت بنی اسرائیل میں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝

(آیت نمبر ۷۱)

ہم نے بنی آدم کو بہت سے شرف بخشا ہے۔ اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے۔ اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے۔ جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصہ پر ہم نے انہیں بڑی فضیلت دی ہے۔ جب تمام مخلوقات میں سے بنی آدم کو امتیازی رنگ میں فضیلت کا مقام عطا کیا ہے تو اس کا ایک لازمی تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان اپنے بلند مقام کو پہچانتے ہوئے ان اعلیٰ قدروں کی حفاظت کرے اور ساتھ کے ساتھ آپس میں بھی ایک دوسرے پر بلا وجہ بڑائی نہ جتاتا پھرے۔ اور اپنے ہی نوع کو ان فوائد سے محروم نہ رکھے جو خالق ارض و سماء نے سبھی انسانوں کو برابر کا حصہ دار بنایا ہے۔ اور نہ ہی رنگ و نسل اور طبقاتی امتیاز کے سبب کسی کو اعلیٰ اور کسی کو ادنیٰ قرار دے۔ چنانچہ دوسرے نمبر پر قرآن مجید کی جس امتیازی اور بے نظیر خوبی کا اس وقت ہم تذکرہ کرنا چاہتے ہیں وہ ہے مساواتِ انسانی کی زبردست آواز جو اس نے آج سے چودہ سو (۱۴۰۰) سال پہلے عرب کی سرزمین سے بلند کی اور اعلان فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات آیۃ: ۱۴)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے (اس لئے بلحاظ پیدائش کسی کو بھی امتیازی حیثیت حاصل نہیں۔ سب انسان برابر کی پوزیشن رکھتے ہیں) اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو بسہولت پہچان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی اور خدا ترس انسان ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

اس کے ساتھ اگر آپ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بے مثال اعلان کو بھی شامل کریں جس کا حضورؐ کو حکم ہوا کہ:-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (الکہف: ۱۱۱)

یعنی تو انہیں کہہ دے کہ میں صرف تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی حقیقی معبود ہے۔

ان الفاظِ قرآنی میں جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر ہونے کے ناطے تمام دیگر انسانوں کے برابر اور ہم پلّہ قرار دیا گیا ہے۔ (البتہ ساتھ ہی حضورؐ کی محبوبِ خدا ہونے کی شانِ امتیازی کو بھی واضح کر دیا گیا ہے جو ایک علیحدہ روحانی امتیاز ہے) تو ساتھ ہی حضورؐ کا سب لوگوں کو یہ کہہ کر مخاطب کرنا کہ "اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں۔ انسانی شرف اور بزرگی کو بڑھا دیا گیا ہے۔ اس بات کو مزید اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے ملکِ عرب کی اس ابتدائی پست حالت اور اس وقت کی متمدن اور ترقی یافتہ دُنیا سے نہایت درجہ فروتر پوزیشن کو مستحضر کیا جانا ضروری ہے۔ اسی طرح اس وقت کے ہر نسلی اور طبقاتی امتیازات رائج تھے بلکہ غلاموں کو تو انسانوں کا درجہ ہی نہ دیا جاتا تھا۔ ان حالات میں حضورؐ کا مکہ کے معزز ترین گھرانے میں پیدا ہونے کے بعد ایسا اعلان کرنا کہ میں تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہوں یا بلفظِ دیگر یہ کہ تم سب میرے جیسے ہی ہو — یہ کوئی معمولی اعلان نہ تھا۔ نہ صرف یہ کہ حضورؐ کا یہ اعلان اس وقت کے حالات کے لحاظ سے ایک نرالی شان کا حامل تھا بلکہ خود ہمارے اس زمانہ میں بھی اس کی شان بہت بلند ہو جاتی ہے جب ہم اس روشن زمانہ میں بھی دنیا کے مختلف مقامات پر طبقاتی اونچ نیچ کا کھلا مشاہدہ کرتے ہیں۔ بطور مثال جنوبی افریقہ کی گوری اقلیتی حکومت، کالی نسل کے افریقی باشندوں پر کس طرح پر مظالم توڑ رہی ہے۔ اور باوجود دنیا کے کونے کونے سے اس کے خلاف زبردست آواز بلند ہونے کے ان مظالم کا خاتمہ نہیں ہو رہا۔ یہ حضورؐ کا ہی روح پرور اعلان ہے جو ان کالی چمڑی والوں کے دلوں کو ڈھارس دیتا اور پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی صف میں کھڑا ہوا دیکھ کر روشن مستقبل کی ضمانت بنتا ہے۔

قرآن کریم کی بے نظیر خوبیوں میں سے تیسرے نمبر پر قرآن کریم کا وہ اعلان ہے جس کی رُو سے ہر شخص کو آزادیٔ ضمیر کا حق دیا گیا ہے۔ سورت الکہف میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (سورۃ الکہف: ۳۰)

لوگوں میں اس امر کا اعلان کر دیجئے کہ حق و صداقت کی یہ باتیں تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ (مگر ان کو قبول کرنے کے لئے کسی طرح کا زور اور جبر روا نہیں ہے ہر شخص کو اپنی صوابدید سے فیصلہ کرنا ہے) پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

یہ ہے آزادیٔ ضمیر کا چارٹر جو آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن پاک نے پیش کیا۔ کسی شخص کو ایمان اور عقیدہ کے قبول کرنے کے لئے کسی طرح کا بیرونی دباؤ جائز نہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا آدمی اس کے دلی عقیدہ اور ایمان کے بارے میں فتویٰ دینے کا مجاز ہے نہ صرف یہ بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک اعلان کر دیا کہ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ: ۲۵۷)

دین اور مذہب کو قبول کرنے کے سلسلہ میں کسی طرح کا جبر جائز نہیں۔ اس لئے کہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے پس ہر شخص اپنی مرضی سے جو عقیدہ اور مذہب اختیار کرنا چاہے اُسے کامل آزادی ہے۔

(آگے دیکھیے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

تحریک جدید ایک الٰہی منصوبہ ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے لاکھوں عیسائیوں اور مشرکوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق دی

ہمیں یقین ہے کہ یہ منصوبہ کامیاب ہوگا اور ہمارا قدم شاہراہِ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا!

چندہ تحریک جدید کے تینتالیسویں [۴۳] دفتر دوم کے تینتیسویں [۳۳] اور دفتر سوم کے بارھویں [۱۲] سال کا اعلان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ اخاء ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

مجھے یہ سن کر بہت دکھ ہوا کہ گزشتہ جمعہ کے موقع پر دوستوں کو خطبہ کی آواز ٹھیک نہیں آتی رہی۔ آج میں نے کچھ دیر پہلے تحقیق کی تھی۔ اور مجھے بتایا گیا ہے کہ لاؤڈ سپیکر ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ سب کو آواز ٹھیک آ رہی ہے؟ (دوستوں نے بتایا کہ آواز ٹھیک آ رہی ہے)

اس کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی۔ (الرعد آیت ۱۹) کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا کہا مانتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر دنیا کی طرف آئے۔ اور

قرآن کریم کے مخاطب

صرف وہی لوگ نہیں ہیں جو آپؐ پر ایمان لائے بلکہ ہر انسان قرآن کریم کا مخاطب ہے۔ پس بنی نوع انسان کو بحیثیت مجموعی یہ کہا گیا ہے کہ خدا کا کہا مانو گے تو کامیاب ہوگے ورنہ نہیں ہوگے۔

گزشتہ قریباً چودہ سو سال سے ہی یہ نظر آتا ہے کہ کچھ لوگ خدا کا کہا مانتے اور شریعت اسلامیہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ لوگ کہا نہیں مانتے اور قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔ ان میں سے کچھ تو اس لئے عمل نہیں کرتے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہی نہیں لاتے۔ اور کچھ اس وجہ سے عمل نہیں کرتے کہ ایمان لانے کے بعد بھی وہ ان طاقتوں کے چنگل میں آجاتے ہیں جو کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی پر اُبھارتی ہیں۔ اور وہ قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ سچی اور حقیقی کامیابی اسے ہی نصیب ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا ہے۔

سچی اور حقیقی کامیابی

کو پرکھنے کے لئے پہلے تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ انسان کی زندگی کی مدت کیا ہے۔ بعض لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا کے آرام اور آسائش کے مل جانے کے نتیجہ میں حقیقی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ان کو اس دنیا کا عیش و آرام ملتا بھی ہے یا نہیں۔ لیکن چونکہ یہ مفروضہ کہ اس زندگی کے ساتھ انسانی حیات ختم ہو جاتی ہے غلط ہے اس لئے اگر ابدی زندگی میں جو موت کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ ناکام رہیں تو اس دنیا کی ان کے نزدیک ان کی کامیابی، کامیابی تو نہیں کہلا سکتی۔ لیکن سوچنے والی سمجھ اور فراست جانتی ہے کہ اس دنیا میں بھی حقیقی کامیابی ان کو نہیں ملتی۔ جو خدا کی طرف پیٹھ پھیر کر اپنی زندگی گزارتے ہیں اور شیطانی اعمال کی طرف متوجہ رہتے اور ان پر کاربند ہوتے ہیں۔

مثلاً اس دنیا میں جو ہماری آج کی دنیا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ قومیں جو کہ دنیوی ترقیات کی چوٹی پر پہنچی ہوئی ہیں امریکہ اور روس اور پھر چین اور یورپین ممالک ہیں یعنی انگلستان اور جرمنی اور فرانس وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بحیثیت قوم جب ان کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں (اور جب ان سے بات کی جائے تو جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے) کہ باوجود مادی ترقیات کے انہیں سکون قلب حاصل نہیں اور باوجود دنیوی لحاظ سے اس قدر آگے بڑھ جانے کے وہ اندھیرے میں اس چیز کی تلاش میں پھرتے ہیں کہ جو ان کے دل کے اطمینان کا باعث بن سکے۔ اس دورہ میں بھی اس مضمون سے متعلق میں نے بیسیوں باتیں کیں۔ اور سب نے یہی کہا کہ یہ آپ درست کہتے ہیں ہمیں اطمینان قلب حاصل نہیں ہے۔ جو لوگ صاحب اقتدار ہیں جن کے ہاتھوں میں ان قوموں کی لگام ہے ان کی پریشانیاں تو خدا کی پناہ، اللہ محفوظ رکھے اس قدر ہیں کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ آپس کی چپقلش، بے اعتباری، بدظنی اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوششوں نے ان کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں۔ پھر حوادثات بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے۔ ابھی پچھلے مہینوں میں جبکہ میں دورے پر رہا ہوں پہلے وہاں پانی کی کمی ہوگئی اور انگلستان جیسے ملک میں جہاں یہ حال تھا کہ جب میں پڑھا کرتا تھا تو ان دنوں میں اگر کسی دن

دو تین گھنٹہ کے لئے

سورج نظر آتا تھا لوگ بڑے خوش ہوتے تھے کہ سورج کی شعاعوں نے ہمیں گرمی اور لذت پہنچائی وہاں اب یہ حال تھا کہ ہفتوں بلکہ مہینوں گزر گئے۔ کہ بارش نہیں برسی بلکہ بہت سے علاقوں میں بادل دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ انگلستان کے بعض حصوں میں پانی کا راشن کر دیا گیا۔ اور وہ یہ سوچ رہے تھے کہ اگر مہینہ دو مہینے یہی حالت اور رہی تو ہم جہازوں کے ذریعہ، ٹینکرز کے ذریعہ ناروے سے پینے والا پانی اپنے ملک کے لئے کر آئیں گے۔ درخت جل رہے تھے۔ لوگوں نے گھروں میں جو پودے لگائے ہوئے تھے وہ سوکھ رہے تھے اور ہدایت یہ تھی کہ ان پودوں کو پانی نہیں دینا کیونکہ پانی کی کمی ہے۔ اور پھر جب میں واپس آیا ہوں تو بارش ہوئی اور بارش وہ ہوئی کہ یہ خبریں آنے لگیں کہ فلاں علاقے میں سیلاب آگیا۔ ہزارہا آدمی بے گھر ہوگئے، مکان بہہ گئے۔ پانی کا جو ریلا آیا وہ پورا مکان کا مکان ہی بہا کر لے گیا، کئی جانیں تلف ہوئیں اور نقصان ہوگیا۔ پس چونکہ وہ خدا تعالیٰ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کی فلاح اور کامیابی اور خوشحال زندگی کے لئے جو تعلیم بھیجی ہے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے اپنے ہاتھ سے بھی وہ اپنی

ناکامیوں کے سامان

پیدا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بیدار کرنے کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان کے منہ اور توجہ کو پھیرنے کے لئے انہیں گاہے گاہے جھنجوڑتا بھی رہتا ہے۔ جیسا کہ اس کی سنت ہے۔

یہ بات کرتے ہوئے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے پیاروں کے ذریعہ سے اور اب اس زمانہ

میں بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے نہایت ہی پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اپنی رحمت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ ایک دفعہ قحط پڑا۔ مدینہ میں بعض صحابہؓ نے جمعہ کے وقت کہا کہ یا رسول اللہ قحط پڑا ہے۔ چارے بھی خشک ہو گئے ہیں، جانور بھی تکلیف میں ہیں اور انسان بھی تکلیف میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے بھلائی کے سامان پیدا کرے اور اپنی رحمت کی بارش نازل کرے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، ابھی جمعہ ختم نہیں ہوا تھا کہ بارش شروع ہو گئی۔ بارش ہوتی رہی اور سات دن زمین خوب سیراب ہوئی اگلے جمعہ میں پھر کھڑے ہو گئے کہ یا رسول اللہ بارش تو زیادہ ہو گئی۔ اب ہمیں بارش کی زیادتی نقصان پہنچا رہی ہے۔ یا رسول اللہ! دعا کریں کہ بارش تھم جائے۔ آپؐ نے دعا کی اور بارش تھم گئی۔ اُس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور خدا تعالیٰ نے آپؐ کی دعا سے اس علاقے میں آپؐ کی صداقت اور آپؐ سے اپنے پیار کا ایک نشان ظاہر کرنا تھا۔ چنانچہ اس طرح

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى

کے مطابق ان کی کامیابی اور فلاح کے اللہ تعالےٰ نے سامان پیدا کر دیئے اور اب مہینوں انگلستان پانی کے لئے تڑپتا رہا لیکن اسے پانی نہیں ملا۔ اور جب پانی ملا اور اس کی زیادتی ہو گئی تو اس پانی کو بند کرنے کے لئے اور اس میں مناسب توازن قائم کرنے کے لئے ان کو کوئی سہارا نہیں ملتا تھا۔ وہ لوگ اسی چکّر میں رہتے ہیں۔ میں نے تو ایک چھوٹی سی مثال دی ہے۔ ورنہ ان کی ساری زندگیاں ہی اسی چکّر میں ہیں۔ شراب کے نشے میں اپنے دُکھوں کو بھُولنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہ شراب جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ (المائدہ آیت ۹۱)

کہ یہ شیطانی عمل کی گندگی ہے اور وہ خدا کی طرف جھکنے کی بجائے، ذکر اللہ کی بجائے شیطانی عمل کی طرف جھک کر اپنے لئے سکونِ قلب تلاش کرتے ہیں۔ لیکن دُکھ کا بھُول جانا تو اطمینانِ قلب نہیں کہلا سکتا۔ کہ جی ہمیں یاد نہیں رہا۔ جیسے کہ اگر کوئی آدمی بیمار ہو اور درد میں تڑپ رہا ہو اسے ڈاکٹر افیم کا، مارفیا کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں اور بے حِس کر دیتے ہیں۔ لیکن بے حسی

سکونِ قلب اور خوشحالی کی علامت

نہیں۔ بے حسی خواہ کسی فعل کے نتیجہ میں پیدا ہو ٹیکہ لگانے کے نتیجہ میں یا شراب پینے کے نتیجہ میں، وہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان تکلیف میں ہے لیکن اس کو کوئی مداوا نظر نہیں آتا۔ وہ خود کو بے حس اور بے ہوش کر کے یا نیم بے ہوشی اپنے اوپر طاری کر کے تکلیف کا احساس دُور کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ تکلیف کو دُور کرنے کا کوئی سامان اس کے پاس نہیں ہے۔

وہ حسین تعلیم جو قرآن عظیم کی شکل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوعِ انسانی کو دی گئی تھی کچھ خوش بخت تھے جن کے لئے اس کے ذریعہ حسنی اور کامیابی اور خوشحال زندگی کے سامان پیدا ہوئے اور کچھ کے لئے نہ ہوئے۔ انسان کو دُکھوں سے نجات دلانے کے لئے ایک جدّ و جہد، ایک تگ و دو، ایک عظیم مجاہدہ، چودہ سو سال سے شروع ہے۔ اسلام کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بناتا، اسلام درد کو دُور کر کے، پریشانیوں کو مٹا کر

جسمانی اور رُوحانی سُرور

پیدا کر کے لوگوں کے دِل جیتتا اور انہیں اپنی طرف لے کر آتا ہے۔ جیسا کہ بتایا گیا تھا کہ نوعِ انسانی چودہ سو سال تک بھٹکتے رہنے کے بعد اور سرگردان پھرنے کے بعد آخری زمانہ میں اسلامی تعلیم کی طرف آئے گی اور اس کے حُسن کو پہچانے گی۔ اور اس کے سرور سے سرور حاصل کرے گی۔ اور اس کی لذّتوں میں اپنی خوشیاں پائے گی۔ جیسا کہ یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس کے مطابق اب نوعِ انسانی کو اسلامی تعلیم کی طرف لانے کا زمانہ آگیا ہے اور یہ ذمہ داری کہ اسلام کے حسن کا تعارف نوعِ انسانی سے کروایا جائے، جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔ جنہوں نے کہ مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق پائی۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علمی

لحاظ سے ہمارے خزانوں کو بھر دیا ہے۔ اور اعتقادی لحاظ سے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ مسئلہ تو ہے مگر اس کے سمجھانے کے لئے کوئی تعلیم ہمارے پاس نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی چھوٹی اور بڑی قریباً ۸۰ - ۸۲ کتب میں قرآن کریم کی تفسیر اس رنگ میں کی ہے کہ یا تو بعض مسائل کو کھول کر حل کر دیا۔ یا بعض مسائل کو حل کرنے کے سامان پیدا کر دیئے اور ایک بیج آپ کی اس تفسیر قرآنی کے اندر پایا جاتا ہے۔ جس کو آنے والوں نے سمجھا اور بیان کیا۔ اور آنے والے قیامت تک سمجھتے رہیں گے اور بیان کرتے رہیں گے لیکن اس تفسیر قرآنی کو جس کی آج نوعِ انسانی کو ضرورت ہے، نوعِ انسان تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور ہمارا کام رہے گا۔ اس وقت

کام کی ایک ابتداء

ہے۔ ہر کام اپنی جوانی میں آتا اور پھر اپنے عروج کو پہنچتا ہے۔ جہاں تک علم کا سوال تھا، جہاں تک ضرورت کے لحاظ سے تفسیر قرآنی کا سوال تھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے خزانوں کو بھر دیا۔ اس کے بعد ان کو پھیلانے کا کام شروع ہوا۔ ذکر کے ماتحت اپنوں میں بھی پھیلانا ہے تاکہ احمدی بڑے اور چھوٹے، مرد و زن قرآن کریم کی تعلیم کو بھُول نہ جائیں۔ چنانچہ ان میں درس کا سلسلہ شروع ہوا۔ نئے مسائل آئے اور خلفاء وقت اور علمائے احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تفسیر اور شرح میں سے وہ علم حاصل کریں کہ جس کی ضرورت تھی۔ اور انہوں نے علمی لحاظ سے ان مسائل کو حل کیا۔ دُنیا کا اسلام کی طرف آنا اس معنی میں کہ اسلام کی تعلیم کے حُسن اور اس کی خوبی کی معرفت حاصل کرنے کے بعد یہ یقین حاصل کر لینا کہ ہماری تمام بُرائیوں کو دُور کرنے اور ہمارے تمام دُکھوں کو دُور کرنے کا علاج اور مداوا اسلامی تعلیم میں ہے۔ اور

ہماری حقیقی فلاح اور کامیابی

اسلامی تعلیم کے اندر ہے۔ یہ تبھی ممکن ہے اور تبھی دُنیا کو پتہ لگے گا جب ہم اسلامی تعلیم ان کے سامنے پیش کریں گے۔ اس کے بعد یعنی دنیا کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد پھر عمل کرنے کا سوال ہے۔ اس کے لئے جماعت کی ذمہ داری ہے وہ عملی نمونہ پیش کرے۔ آپ سوچا کریں اور کوشش کریں کہ دُنیا کے سامنے اسلامی تعلیم کا صحیح عملی نمونہ پیش کر سکیں۔ پس غیر کا دل جیتنا کہ (غیر سے مراد وہ ہے جسے اسلام کے دائرے کے اندر آ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ابھی تک وہ دُور ہے) اسے اسلام میں داخل کرنا اور عمل کرنے کے لئے اسے تیار کرنا جماعت کی دوسری ذمہ داری ہے۔

ایک وقت آیا، ایک دَور کے بعد دوسرا دَور گذرا (اس طرح کئی دَور آتے رہتے ہیں۔ ایک دَور کے بعد دوسرا دَور آتا ہے) اُس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے آپ نے بیرون پاکستان (اُس وقت ابھی پاکستان نہیں بنا تھا بلکہ ہندوستان تھا) دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے لئے الٰہی تحریک جاری کی، ایک منصوبہ تیار کیا اور اس کا نام تحریک جدید رکھا۔ ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی ابتداء ہوئی پھر اپنی ابتداء سے ترقی کرتے ہوئے اس نے بڑھنا شروع کیا۔ دُنیا اس بات کو نہیں سمجھتی بلکہ اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صرف اس منصوبہ کے نتیجہ میں ہی لاکھوں عیسائیوں اور مشرکین کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کی توفیق دی۔ لاکھوں! ایک یا دو نہیں، سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ صرف افریقہ میں ہی لاکھوں عیسائی اور مشرک مسلمان ہوئے۔ اور اب بھی ڈاک میں خط آ جاتے ہیں کہ میں عیسائی تھا اور چند مہینے ہوئے میں مسلمان ہوا ہوں۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام پر قائم رکھے۔ اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

لیکن دنیا لاکھوں افراد پر تو مشتمل نہیں۔ وہ تو کروڑہا افراد پر، کئی ارب افراد پر مشتمل ہے۔ اور ان سب کو اسلام کی طرف لانا اور پیشگوئیوں کے مطابق بڑے تھوڑے سے وقت میں لانا۔ ہی نوعِ انسان کو جن کی اتنی بڑی تعداد ہے۔ اور ان کے پھیلاؤ میں اتنی وسعت ہے کہ وہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا، یہ

کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہ ہو گا ضرور اور ہو گا اس تھوڑے سے وقت میں۔ انسانی زندگی میں صدی، سوا صدی کا زمانہ لمبا عرصہ نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن ہمیں بتاتے ہیں کہ ہماری زندگی کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں قریباً چودہ سال رہ گئے ہیں اس کے بعد وہ صدی ہمارے سامنے آئے گی جس کے استقبال کی ہم تیاری کر رہے ہیں اور میں اپنی سمجھ کے مطابق یقین رکھتا ہوں کہ وہ

غلبۂ اسلام کی صدی

ہے اور پھر ہماری زندگی کی تیسری صدی، وہ ہو گی جس میں ہمیں ان انسانوں کی طرف توجہ کرنی پڑے گی کہ جو پیچھے رہ گئے کونوں کھدروں میں پڑے ہوں گے۔ اور ابھی تک اسلام نہیں لائے ہوں گے۔ لیکن انسانوں کی اکثریت اسلام لے آئے گی۔ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اور اس کی بشارتوں کے مطابق۔ لیکن اس سلسلہ میں ہم نے بھی کچھ کرنا ہے۔ کیونکہ یہ ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ہے اور خدا کا فضل ہے کہ جماعت اپنی قربانیوں میں دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ ہمارے پاس صرف وہ مبلغ اور مبشر نہیں ہیں جو جامعہ احمدیہ میں پڑھتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ٹوٹ جاتے ہیں اور کچھ کو اللہ تعالیٰ استقامت کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ باہر نکل کر بڑی قربانی دے کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششوں میں لگے ہوتے ہیں۔ صرف وہی نہیں بلکہ بہت سی جگہوں پر ہمارے بعض ادارے کھل گئے ہیں۔ مثلاً مغربی افریقہ میں سالٹ پانڈ ایک جگہ ہے وہاں بیرون ممالک کے رہنے والے بچوں کو لمبا عرصہ پڑھا کر بطور مبلغ اور مبشر کے تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یورپ میں ایک سامان کیا ہے۔ اس وقت میں صرف مثالیں ہی دے رہا ہوں سارے واقعات اور تعداد نہیں بتا رہا۔ یورپ میں ہمیں بڑی دقت تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کیا کہ جرمنی میں بلکہ

سچ یوں کہنا چاہیئے

کہ سارے ملکوں میں ہی جہاں ہمارے مشن ہیں ہالینڈ میں بھی، سوئٹزرلینڈ میں بھی، جرمنی میں بھی، ڈنمارک میں بھی، سویڈن میں بھی، ناروے میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے مخلص انسان اسلام کو دیئے کہ جو احمدیت کے ذریعے اسلام قبول کرنے کے بعد ہمارے آنریری مبلغ بن گئے، رضاکار مبلغ۔ وہ تنخواہ نہیں لیتے تھے لیکن مبلغوں کی طرح دن رات کام کرتے تھے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ وہ انتہائی مخلص ہیں۔ انسان حیران ہو جاتا ہے اُن کو اور اُن کے عمل کو دیکھ کر کہ اتنی دور رہنے والے ہیں، سوائے اس کے کہ فرشتوں نے ان کے اندر ایک انقلاب پیدا کیا ہو یہ تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی۔ اُس گند میں سے وہ نکلے اور اس گند سے متأثر ہوئے بغیر بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اس گند کو اپنے لئے کھاد بنا کر ایک نہایت حسین روحانی زندگی انہوں نے اپنے اندر پیدا کی اور بہت کام کیا۔ لیکن یہ تعداد بھی کم ہے۔ ہمارے پاس پیسہ بھی کم ہے اور آدمی بھی کم۔ لیکن جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی متعدد بار کہا ہے ہماری ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ دنیا کی ساری غیر مسلم آبادیوں کو مسلمان بنانے کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے وہ ہم دیں یا جتنے مبلغین کی ضرورت ہے وہ ہم پیدا کریں کیونکہ ہمارے پاس نہ اتنا مال ہے اور نہ اس تعداد میں ہم آدمی دے سکتے ہیں لیکن

ہمیں یہ کہا گیا ہے

کہ جتنی تمہاری استعداد ہے اس کے مطابق تم زیادہ سے زیادہ پیش کرو اور جو کمی رہ جائے گی ——— (اور کمی بہت بڑی ہے) اس قربانی اور کامیابی کے درمیان جو گیپ (GAP) ہے وہ بہت وسیع ہے، لیکن خدا کہتا ہے کہ وہ کمی میں پوری کر دوں گا۔ لیکن کروں گا اس وقت جب تم اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دو گے۔

اس پس منظر میں آج میں تحریک جدید کے تینتالیسویں اور تینتیسویں اور بارہویں دفتر کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔ یکم نبوت یعنی نومبر سے یہ نیا سال شروع ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے

میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا، کچھ سالوں کا گراف دفتر نے مجھے بھجوایا ہے۔ یہ ۶۸-۱۹۶۷ء سے شروع ہوتا ہے گویا پچھلے آٹھ سال کا گراف تیزی سے اوپر چڑھتا ہے۔ انہوں نے اس پر صحیح لکھا ہوا ہے کہ ؎

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف
وہ بُلاتے ہیں کہ ہو جائیں نہاں ہم زیر غار

ایک بلندی کی طرف اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے صرف اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے جماعت بڑھ رہی ہے اور اپنی ہر قسم کی قربانیوں میں ترقی کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک حصہ مالی قربانی کا بھی ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت ان قربانیوں کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے متعلق بھی میں سمجھتا ہوں کہ اب بہت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ! اللہ نے توفیق دی تو میں کسی خطبے میں اس کے متعلق بیان کروں گا۔ اس وقت میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ چند سال پہلے جو ٹارگٹ میں نے جماعت کو دیا تھا اس تک پہنچنے میں کافی دیر لگ گئی۔ وہ ٹارگٹ غالباً آٹھ لاکھ اور کچھ ہزار کا تھا۔ لیکن پھر جو BARRIER اور جو روک تھی، پتہ نہیں کیا تھی، خدا ہی جانتا ہے، جماعت نے اس کو پھلانگا اور سالِ رواں کے یعنی جو سال گزر رہا ہے اس کے وعدے بارہ لاکھ ستر ہزار کے ہو گئے۔ اور

نئے سال کا ٹارگٹ

اللہ پر توکل کرتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہوئے میں پندرہ لاکھ کا مقرر کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ جماعت اسے پورا کرے گی۔ ہمارے دل خدا کی حمد سے ہمیشہ ہی معمور رہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ مزید حمد، بے شمار حمد کرنے کی وسعت پیدا کر دے تاکہ ہم اس کے شکرگزار بندے بن کر اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

اس گراف میں ایک اور چیز نظر آتی ہے۔ وہ یہ کہ گذشتہ تین سال حوادثات کے سال تھے۔ ۱۹۷۳ء میں بڑا سخت سیلاب آیا تھا۔ اس نے نقصان کیا۔ پھر ۱۹۷۴ء میں حالات خراب ہوئے اور ابھی تک اس کی بازگشت کسی طرح ختم ہونے میں ہی نہیں آ رہی۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ لیکن ان سالوں میں تو مالی قربانیوں کا گراف بڑی تیزی کے ساتھ اوپر اُٹھا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ مہدی کی بعثت اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم منصوبہ کے ماتحت ہوئی۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جیسا کہ پہلی بشارتوں میں یہ کھل کر آیا ہے اور ہمارے بزرگوں نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اسلام کا ساری دنیا پر غلبہ، تمام ادیان باطلہ کے عقائد کا مٹ جانا اور اسلامی تعلیم کا دنیا میں قائم ہو جانا، مہدی اور مسیح کے زمانہ میں ہو گا۔ یہی وہ زمانہ ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے، یہ ہمارا اعتقاد ہے، یہ وہ چیز ہے جس کو ہم اسی طرح مانتے ہیں جس طرح ہم یہ مانتے ہیں کہ اس وقت سورج نکلا ہوا ہے۔ آپ کی تو اس طرف پیٹھ ہے میرے سامنے دھوپ ہے جس طرح اس دھوپ پر ہمیں یقین ہے اسی طرح اس بات پر ہمیں یقین ہے۔ اور ہمیں یہ یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کے منصوبوں کو انسان ناکام نہیں بنایا کرتے اور ہمیں یہ یقین ہے کہ ہماری کسی کوشش کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اس وقت تک کہ ہمارے دل میں

اللہ تعالیٰ کے پیار سے معمور

رہیں اور ہمارے سینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے بھرے رہیں اور ہمارا احساس یہ رہے کہ ہم ادنیٰ چاکر کی حیثیت میں اسلام کو ساری دنیا میں قائم کرنے کے لئے پیدا ہوئے اور قائم کئے گئے ہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمارے شاملِ حال رہیں گی۔ اور ہمارا قدم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

پس راستہ بڑا کھلا ہے۔ سختیاں بھی اٹھانی پڑیں گی، تکلیفیں بھی اُٹھانی

پڑیں گی۔ لیکن ہم کیا جانیں ان تکلیفوں کو خدا کی راہ ہیں۔ دُنیا اپنا زور لگائے گی کہ ہمیں ناکام کیا جائے۔ جیسا کہ پہلے لگاتی رہی ہے۔ لیکن ہمیں ناکام نہیں کر سکتی۔ یں دُنیا کے ہر مینار سے یہ آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہوں کہ دُنیا خدا تعالےٰ کے اس منصوبہ کو ناکام نہیں کر سکتی۔ دُنیا کے سارے ایٹم بم اکٹھے ہو جائیں، پھر بھی جو طاقتیں اس وقت گھمنڈ سے اپنی گردنیں اُٹھائے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی خیر خواہی کے لئے ان کے دل جیت کر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے

ان کو جمع کر دیں گے۔ یہ ہے منصوبہ۔ مارنے کا نہیں زندہ کرنے کا۔ قرآن کریم نے بڑا پیارا اعلان کیا تھا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کی طرف آؤ۔ اس پر لبیک کہو کہ وہ تمہیں اس لئے بلاتا ہے لِمَا يُحْيِيْكُمْ کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔ اس وقت مُردوں جیسی حالت ہے۔ یہ کام تو ہو کر رہے گا۔ لیکن احمدیت کی ہر نسل کی زندگی میں کامیابی کا حصّہ ہوگا جو نسل اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے خدا کی راہ میں قربانی دیتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازے اور ہمیں ان اعمال کی توفیق عطا کرے جن سے ہم اس کی محبت کو ہمیشہ پہلے سے زیادہ پانے والے اور اس سے لذت اور سرور حاصل کرنے والے ہوں۔"—(ص ۵)—

قطعہ تاریخ بر وفات حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم

از مکرم سید غلام شاہ صاحب سیفی۔ بج بہاڑہ (کشمیر)

بدم بہر تبلیغ بین السبیل ⁖ شنیدم وفاتِ بزرگِ جلیل
دریغا کہ ہیرے بشد زیرِ میغ ⁖ دریغا کہ شد دردِ فرقت طویل
زگیتی چنیں فاضلے رفت زود ⁖ مقامِ جہاں ست سرائے نزیل
مبلغ مناظر مصنف مدبر ⁖ بہ حاضر جوابی بہ سحباں عدیل
بہ اکنافِ دنیا نمود اجتہاد ⁖ دگر وقفِ دیں گشت مردِ اصیل
رنگہ خالدِ احمدیت شدہ ⁖ بخدام روحِ رواں بے مثیل
شجاعے کہ پیشش عدو در فرار ⁖ دلیلش کہ ہر دشمنے بے دلیل
چہ گویم ز اوصاف و اطوار او ⁖ تصانیفِ شاں پُر ازیں قال و قیل
فتوحاتِ آں شیرِ اسلام بیں ⁖ بہر جای دمیداں خدا شد کفیل
دے دلپذیرش چو شد امرِ حق ⁖ پسند آمدش الرحیل الرحیل
بہ ثانی جمید یازدہ ۔ ۳۰ شنی مئی ⁖ بخلدِ بریں شد ز جملہ قبیل
ز سالش سروشِ حزیں نم بگفت ⁖ خرامے بفردوسِ اعلےٰ جمیل

۹۷ — ۱۳ ہجری

بداں ۔ یکے مبلغ بصد ہا مقام ⁖ مؤید مسلّم ز صدہا دلیل

۱ + ۱۳۵۵ = ۱۳۵۶ ہش

بگو ۔ مولوی ابوالعطاء درگذشت ⁖ بہ عالی جمع اے اخی بے عجیل

۱۴۱

۱۸۳۶ + ۱۴۱ = ۱۹۷۷ء

سرِ صبر سیفی تحمل نمائے
رضائے خدا ہست امرِ جزیل

افسوس! الحاج سر فریری منگ سنگھاٹے گیمبیا میں وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

قادیان ۳ وفا (جولائی) نائیجیریا (مغربی افریقہ) سے شائع ہونے والے جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار "دی ٹروتھ" مجریہ ۲۴ مئی میں یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی ہے کہ ملک گیمبیا کے پہلے گورنر جنرل اور جماعت احمدیہ گیمبیا کے صدر اور سرگرم مخلص ممبر الحاج سر فریری منگ سنگھاٹے مؤرخہ ۱۷ مئی ۱۹۷۷ء کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۝ ساری جماعت احمدیہ میں موصوف کی وفات کی یہ خبر نہایت درجہ افسوس اور دلی رنج کے ساتھ سنی جائیگی۔

مرحوم الحاج سنگھاٹے صاحب کئی سال تک گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے صدر رہے اور نہایت درجہ اخلاص اور محبت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے روحانی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔ آپ دُنیا کے پہلے خوش نصیب صدر مملکت تھے جن کو اس دُنیوی عہدہ کے دوران مشرف بہ اسلام ہو کر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" کے مطابق عملاً بھی حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا بے مثال اعزاز حاصل ہوا جبکہ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نہایت درجہ خلوص اور عقیدت مندی کے جذبات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کپڑے کا حصّہ، حصولِ برکت کی خاطر طلب کیا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ازراہِ شفقت بھجوا دیا گیا۔

ادارہ بدر اور مرکز سلسلہ قادیان و احباب ہندوستان، الحاج سنگھاٹے صاحب کی وفات پر دلی تعزیت کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات کو بلند کرے۔ آمین ⁖

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دُعا

عزیز مبشر یونس صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے میٹرک کے امتحان میں ۷۵ فیصد نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمدللہ! اس خوشی میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے مبلغ -/۳۰ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عزیز کی اس کامیابی کو مستقبل کے لئے باعث برکت، مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ نیز مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی دو بیٹیاں عزیزہ صبیحہ یونس صاحبہ بی اے آنرز (سائیکالوجی) اور عزیزہ نصرت یونس بی۔ اے آنرز (انگریزی) کے امتحانات میں شریک ہو رہی ہیں ہر دو کی نمایاں کامیابی کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد حمید کوثر۔ مبلغ بھاگلپور (بہار)

اظہارِ تشکّر و درخواستِ دُعا

مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب آف سکندر آباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ در مدح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، جس کے ستّر اشعار ہیں، زبانی یاد کرنے پر بطور شکرانہ مبلغ -/۷۰ روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ اعانت بدر -/۲۰ روپے۔ نشر و اشاعت -/۲۰ روپے۔ درویشی فنڈ -/۲۰ روپے اور شکرانہ فنڈ -/۱۰ روپے۔

موصوف احباب جماعت سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قصیدہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ "خدا نے مجھ سے فرمایا جو اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا۔ میں اس کے دل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ

۱۴۵ خدا کرے کہ اللہ تعالےٰ میرے دل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے اور اپنا قرب نصیب کرے آمین۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے اور بھی کئی خدام اس قصیدے کو حفظ کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی احباب سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس نیک کام میں کامیاب فرمائے۔ اور سب کو ہی اللہ تعالےٰ اپنی رضا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے آمین۔

تلاش ــــ کشتی نوحؑ کی

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب (لاہور)

پہلی جنگِ عظیم میں ایک رُوسی ہواباز نے یہ بتایا کہ اُس نے دورانِ پرواز کوہ اراراط پر ایک کشتی دیکھی ــ ۱۸۲۸ء میں ایک امریکن مہم نے اس پہاڑ کو سر کیا۔ لیکن اس نے وہاں کچھ نہیں پایا۔ بالنتیجہ اب یہی سمجھا جاتا ہے کہ روسی ہواباز نے پہاڑ کے کسی ایسے پہلو کو دیکھا جو کہ فضائی بلندی سے کشتی نما دکھائی دیتا تھا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ امریکی سائنسدانوں کی مہم اراراط میں عین اسی وقت مصروفِ عمل تھی جب رُوسی کاکیشیا میں اپنے پہلے ایٹم بم کا تجربہ کر رہے تھے۔

طوفانِ نوحؑ کے عالمگیر عقیدہ سے متأثر ہو کر کوہستانِ اراراط میں تحقیق کے لئے ایک تازہ مہم بھیجی گئی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ کشتیٔ نوحؑ کے باقیات کو تلاش کرے۔

۱۹۶۱ء میں عجائبِ دنیا پر عصرِ حاضر کی جدید ترین معلومات پر مشتمل ایک کتاب لندن سے شائع ہوئی ہے اس کا نام ہے۔ "THE WORLD'S STRANGEST MYSTERIES"

یہ اقتباس اس کتاب سے لیا گیا ہے۔ یہ تازہ مہم بھی ناکام ہو گئی اس کے بعد ایک اور مہم ترتیب دی گئی۔ اس کے بعض اراکین نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (سابق چیئرمین عدالتِ انصاف) سے درخواست کی کہ ہمیں بتایا جائے کہ

قرآن کریم سے کشتیٔ نوح کی تلاش میں کیا راہنمائی مل سکتی ہے ــ نیز

۱۔ طوفانِ نوح کہاں آیا تھا؟

۲۔ کشتی کس پہاڑ تک گئی؟

۳۔ یہ طوفان عالمگیر تھا یا مقامی؟

راقم الحروف کی معلومات کے مطابق جواباً قرآنی انکشافات پر مشتمل ایک مقالہ (مع ضروری نقشوں کے) اس مہم کے حوالہ کر دیا گیا۔ اور ان کی طرف سے شکریہ کی ایک چٹھی بھی ملی اس نوٹ کے ساتھ کہ ہمیں اس سے بہت مفید معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

کشتیٔ نوح سے متعلق فلم

اب امریکہ میں ان مہمات کے پیشِ نظر ایک فلم بنائی گئی ہے۔ اس کا نام "IN SEARCH OF NOAH'S ARCH"

جس کے متعلق جناب ملک سعید احمد صاحب (شکاگو) سے اپنے تازہ مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"ـــ حضرت نوحؑ کی کشتی کے متعلق یہاں بہت چھان بین ہو رہی ہے کہ کہاں جا کر ٹھہری تھی؟ قرآن شریف نے جُودی اور بائیبل نے اراراٹ کی پہاڑیاں بتائی ہیں یہاں ایک فلم آئی ہوئی ہے۔ میں نے بھی دیکھی۔ کشتیٔ نوحؑ کی تلاش میں مختلف مہمات سب دکھائی گئی ہیں۔ ایک قدیم لوح سے پتہ لگتا ہے کہ طوفان کے ختم ہونے کے بعد کشتی کوہ نصیر پر ٹھہر گئی تھی .... عین ممکن ہے یہ جودی پہاڑی کا دوسرا نام ہو۔"

قابلِ غور بات یہ ہے کہ ــ کشتیٔ نوح کی تلاش میں مختلف مہمات کیوں ناکام ہوتی رہی ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہی ہے کہ ــ

طوفان کو عالمگیر سمجھ لیا گیا حالانکہ وہ مقامی تھا۔ بائیبل میں ہے کہ طوفان ساری دنیا میں آیا قرآن کریم میں ہے کہ مقامی تھا اور اس کا مرکز جودی کے شمال میں تھا اس علاقہ میں قومِ نوحؑ آباد تھی۔ وہ غرق ہوئی۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ "جبلِ سفینہ" کوہ اراراط کو سمجھ لیا گیا۔ یہ سلسلہ کوہ عراق کے شمال میں ہے۔ سترہ ہزار فٹ اونچے پہاڑ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہاں کشتی ٹھہری تھی "جودی" عراق کے وسط میں ہے موصل اور جزیرہ ابن عمرؓ کے درمیان ایک سلسلۂ کوہ جزیرۂ ابن عمر سے کم و بیش ۲۵ میل شمال مشرق میں ہے جو ۳۷ درجہ ۳۰ دقیقہ شمال میں ہے جودی کی بلندی پانچ ہزار فٹ تک ہے سوچنے والی بات یہ ہے کہ ــ

کشتی کو فراز کی جانب جانا تھا یا نشیب کی طرف کشتی کی تلاش تمام وکمال سطوحِ مرتفع میں ہوئی ہے قرآن حکیم

دجلہ کے بہاؤ کی جانب اور جُودی پر ٹھہر گئی مگر جودی کے سلسلۂ کوہ کو کلیتہً نظر انداز کر دیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ کشتی کا سراغ نہیں ملا۔

تیسری غلطی یہ ہے کہ بائیبل کے موجودہ نسخوں کا تتبع کیا گیا لیکن قدیم تاریخی ریکارڈ اور پرانے نسخوں سے مدد نہیں لی گئی۔

کتبات و معابد بابل

سکندرِ اعظم کے زمانہ میں ایک یونانی مؤرخ بیروسس (BEROSSUS) ہوا ہے اس نے کتبات و معابد بابل کی مدد سے تاریخ بابل یونانی زبان میں مرتب کی۔ تیسری صدی قبل مسیح کی یہ تاریخ ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ کشتی ایک کُرد پہاڑ پر ٹھہری تھی۔ اس کا نام گورڈینے (GORDYENE) ہے بیروسس نے پتے کی بات یہ بھی بتائی کہ

کشتی کے باقیات اس کے زمانے میں موجود تھے۔ لوگ جاتے اور کشتی کے ٹکڑے لا کر ان کے تعویذ اور کنگن بناتے تھے اور تبرکاً انہیں پہنتے تھے ظاہر ہے کہ جبلِ سفینہ کم بلندی پر تھی لوگ آتے جاتے تھے سترہ ہزار فٹ پر کون جا سکتا ہے۔ گورڈینے اور جودی کا محلِ وقوع ایک ہی ہے۔

کتباتِ بابل میں ہے کہ کشتی چلتی رہی کئی دن کے بعد کوہِ نصیر پر ٹھہر گئی۔ عربی میں حسن اور تروتازگی کو "النَّضارۃ" کہتے ہیں۔ نصیر اسی سے عبارت ہے۔ "الجیّد" عمدہ چیز "جودۃ" عمدہ ہونا۔ "جُود" سخاوتِ مال۔ اسی مادہ سے "جودی" ہے ظاہر ہے کہ دونوں کے معنے ملتے جلتے ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ نصیر اور جودی ایک پہاڑ کے دو نام ہیں۔ اراراط کسی صورت میں مراد نہیں ہو سکتا دوسرے لفظوں میں دجلہ کے پہاڑ کا خطہ مراد ہے نہ کہ بالائی علاقہ "جبیل دان" کا جنوب مراد ہے نہ کہ شمال

توراتِ عبرانی میں جبلِ سفینہ کا نام اراراط ہے لیکن سریانی نسخوں میں پہاڑ کا نام کردو ہے۔ یعنی ایک کرد پہاڑ۔ کرد علاقہ جبیل دان کے

ہیسٹنگز کی تائید

جے ہیسٹنگز (J. HUSTINGS) نے کئی جلدوں میں بائیبل ڈکشنری مرتب کی جلد اوّل کا صفحہ ۱۷۴ قابلِ ملاحظہ ہے لکھا ہے کہ کشتی کا انتہائی بلندی پر ٹک جانا قرینِ قیاس نہیں۔

نشیبی علاقوں کا کوئی پہاڑ مراد ہے جودی قابلِ لحاظ ہے کیونکہ کُرد آج بھی اس پہاڑ کو جبلِ سفینہ قرار دیتے ہیں۔ پھر اسی علاقہ سے سفینۂ نوح کے باقیات ملنے کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ بیروسس نے لکھا ہے اور اس کے تتبع میں دوسرے مؤرخین قدیم نے اس روایت کو دہرایا ہے مثلاً جوزیفس وغیرہ۔

۲۔ کوہ جودی کے دامن میں اب تک ایک گاؤں ہے جسے اسی افراد کا ایک گاؤں (قریہ ثمانین) کہتے ہیں کیونکہ داستان کے مطابق کشتی میں بچ نکلنے والے "اسّی آدمی" پہلے یہیں آباد ہوئے تھے۔

(جودی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

۳۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں زیرِ لفظ "جودی" لکھا ہے کہ تورات کے اثرات پہنچنے سے پہلے کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ جبلِ سفینہ اراراط ہے گیارھویں صدی میں توراۃ کی اشاعت کے ذریعہ یہ نام مشہور ہوا۔ مقامی روایت میں جبل کُرد یا جودی کا نام ہے۔

قارئین اب یہ ضرور پا گئے ہوں گے کہ تلاشِ سفینہ نوح کے لئے مہمات کیوں ناکام رہیں۔ امریکی مہم کا اس مشورے کو نظر انداز کر دینے کی وجہ سے کہ "ــ جب تک آپ قرآنی روشنی پر نہیں جائیں گے۔ کشتی کا ملنا محال ہے"۔

ایک اہم علامت

طوفانِ نوح کی ایک علامت قرآن حکیم نے ایسی بتائی ہے کہ جو اس عقدہ کو حل کر دینے والی ہے۔ افسوس کہ اپنوں اور بیگانوں نے اس بدیہی علامت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ نتیجہ یہ ہے کہ طوفانِ نوح کا راز ابھی تک سینۂ گیتی میں دفن ہے ــ "فارَ التَّنُّور" کے الفاظ قابلِ غور ہیں تفسیر ابن کثیر میں میں اس کی یوں تشریح کی گئی ہے "ــ حسبِ فرمانِ خداوندی آسمان سے موسلا دھار لگاتار بارش برسنے لگی اور زمین سے بھی پانی

ابلنے لگا۔ روئے زمین سے چشمے
پھوٹ پڑے یہاں تک کہ آگ
کی جگہ تنور میں سے بھی پانی ابل
پڑا"۔

واضح رہے ـــ یہاں تنور پر "الف
لام" ہے۔ گویا کوئی خاص مقام ہے۔ عام
تنور نہیں ہے سلفِ صالحین میں سے بعض
صحابہؓ کا خیال ہے یہ نام کسی خاص مقام
کا ہے۔ مثلاً قتادہ کہتے ہیں کہ جزیرہ میں
"عین الوردہ" کا نام "التنور" ہے۔ بہرحال
حضرت نوحؑ کو طوفان کی ایک
بدیہی علامت بتائی گئی کہ

جب التنور اُبل پڑے
تو کشتی میں سوار ہو جانا کیونکہ اس
کے ساتھ ہی طوفان کا ریلا آئے
گا۔ جو کہ سب کچھ بہا کر لے جائے
گا۔ یہ گویا آنے والے طوفان کا
سگنل تھا۔

التنور دراصل دنیا کے سب سے
بڑے کریٹر (CRATER) کو کہا گیا ہے
یعنی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے کو
جو کہ جودی کے شمال مغرب میں ہے یہ
دہانہ جھیل وان کے کنارے ایک سطح
مرتفع پر ہے اس میں آج بھی ٹھنڈے
اور گرم پانی کی جھیلیں ہیں۔ یہ دہانہ جو کہ
جھیل نمرود کے اندر ہے۔ آٹھ۔ دس ہزار
فٹ کی بلندی پر ہے۔ اور دور سے نظر
آتا ہے بعض اوقات اس قسم کے دہانے
جو کہ سمندر یا جھیل کے سواحل پر ہوں
طوفان کی صورت میں بہت بڑا کردار
ادا کرتے ہیں۔ سمندر یا جھیلوں کا پانی
ان دہانوں سے ابلنے لگتا ہے اور
سارے ملک میں سیلاب آجاتا ہے
اکتوبر ۱۹۴۷ء میں پیرو میں بھی چار
آتش فشاں دہانوں کے ابلنے سے
عظیم سیلاب آگیا تھا۔ عصر نوحؑ میں
خاص طور پر زمینی چشمے چھوڑ دینے کا
ذکر ہے سب سے بڑا چشمہ جھیل وان
میں جبل نمرود کے دہانے کی صورت
میں ابھرا ہوا تھا جب یہ پھوٹا تو اس
کے فوارے دور دور تک نظر آتے
تھے اس علامت کو دیکھ کر حضرت نوحؑ
کو کشتی میں بیٹھ جانا تھا۔ یہ گویا
خطرہ کا الارم تھا فرمایا:۔

"اے نوحؑ جب ایک ممیز دہانہ
التنور اُبل پڑے تو تم انتظار
نہ کرنا اور کشتی میں بیٹھ جانا"۔

کیونکہ اس عمل کے بعد پانی کو نو دس
ہزار فٹ سے گر کر دو ہزار فٹ
کی بلندی پر پھیلنا وادیوں میں پھیل
جانا تھا۔

جھیل وان سے سلسلۂ جودی تک کا
نقشہ دیکھیں تو اسی میں مذکورہ دہانہ گول
دائرہ کی صورت میں دکھایا گیا ہے جو کہ جھیل
وان کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ یہ
دنیا کا سب سے بڑا CRATER ہے۔
ماہرین طبقات الارض بتاتے ہیں کہ زمانہ
تاریخ میں یہ پھٹا نہیں بلکہ کسی پرانے
زمانے میں ابل پڑا تھا۔ چنانچہ ارد گرد
کا علاقہ (اس میں سے) نکلنے والی گاد
اور مواد سے اٹا پڑا ہے۔

آتش فشانی دہانوں کا ابال

دنیا کے مشہور مبصر T.G. BENNEY
نے اپنے مشاہدات کی بنا پر آتش فشانی
دہانوں کی داستان اپنی کتاب
(VOLCANOES) میں لکھی ہے۔ ایک جگہ
لکھتے ہیں:۔

"جیسے دودھ کا ابال کیتلی
کے باہر جوش زن ہو کر نکلتا
ہے۔ اسی طرح دہانہ آتش فشاں
کے اُبلنے سے پانی کا سیلاب
برف کے بلاک۔ چٹانیں۔ بخارات
اور لاوے کے دھارے بہہ نکلتے
ہیں۔ نہ صرف وہ اندرونی زمینی
پانی کو اچھالتے ہیں بلکہ بعض دفعہ
قریب میں جو جھیلیں ہوتی ہیں
ان کا پانی بھی طوفان بن کر
وادیوں میں بھر جاتا ہے"۔

عربی زبان کا کمال دیکھئے کہ تنور
کے معنے جہاں "مخزن النار" کے ہیں وہاں
"منبع الماء" کے بھی ہیں۔ اب غور فرمایئے
کہ دہانہ نمرود کے اُبلنے سے جھیل وان
کا پانی کس طرح بے قابو ہو گیا ہوگا
طالمود میں ہے:۔

"عصر نوحؑ میں ابلتے ہوئے
پانی سے لوگوں کو عذاب دیا
گیا تھا"۔

قرآن حکیم میں ہے کہ "لوگ
پانی میں غرق ہوتے ہی آگ
میں داخل ہو جاتے تھے"۔
(سورۃ نوحؑ ۲۶)

یہ سب حقائق بتاتے ہیں کہ التنور
کا ابلنا ایک سگنل تھا۔ کہ جب اس
دہانے سے فوارے پھوٹنے لگیں تو
کشتی کو بھر لینا اس کے بعد جان لیوا
طوفان ہوگا۔ اور حالت یہ ہوگی کہ
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
چلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب سے
گویا ثابت ہوا کہ قرآن حکیم کی رُو
سے طوفانِ نوحؑ کا مرکزی علاقہ التنور
(دہانہ نمرود) سے لے کر جودی تک ہے

تصحیح بابت انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(۱) اخبار بدر شمارہ ۱۷ مورخہ ۲۸/۴ صفحہ ۱۲ آئیٹم نمبر ۷ پر جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر (مغربی بنگال) کے عہدیداران کی منظوری کی جو فہرست نظارت ہذا کی طرف سے شائع کی گئی ہے وہ درست نہیں ہے لہذا اس کو منسوخ سمجھا جائے اس جماعت کے عہدیداران کی جو فہرست اخبار بدر شمارہ ۲۰ مورخہ ۱۹/۵ صفحہ ۱۲ آئیٹم نمبر ۲ پر شائع کی گئی ہے وہ درست ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(۲) اسی طرح جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ) کے عہدیداران کی منظوری کی جو فہرست اخبار بدر شمارہ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۶/۶ صفحہ ۱۲ آئیٹم نمبر ۳ پر شائع کی گئی ہے اس میں صدر صاحب کا نام سید غلام ابراہیم غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ صدر جماعت مکرم زین الدین صاحب مقرر کئے گئے ہیں اور سیکرٹری تعلیم بھی مکرم سید غلام ابراہیم صاحب مرحوم سیکرٹری مال مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب درستی فرمالیں۔

(۳) بدر مورخہ ۳۰ جون صفحہ ۱۱ پر جو منظوری انتخابات کی فہرست نمبر ۱ شائع ہوئی ہے حسب دستور فہرست کی ابتداء میں نظارت علیا کا نوٹ دیا جانا چاہئے تھا۔ جو سہواً رہ گیا۔ اس لئے احباب اس فہرست میں بھی مذکورہ نوٹ کو ملحوظ رکھیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ـــ ماریشس کے ایک طالب علم مکرم عبدالرفیق صاحب جو چنڈی گڑھ میں زیر تعلیم ہیں ۶ مورخہ ۶/۲۰ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۶/۲۱ کو پاسپورٹ پر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

قادیان ـــ مکرم مستری محمد یوسف صاحب کمڈا قادیان کی بڑی بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو چند ماہ قبل زچگی کے سلسلہ میں قادیان آئی تھیں اور گزشتہ دنوں ان کے ہاں بیٹی تولد ہوئی تھی۔ پہلے بھی ان کو دل کا عارضہ تھا۔ مورخہ ۶/۲ کو ہارٹ اٹیک ہوا اور دل کے دو والو نے کام کرنا بند کر دیا گلوکوز دیا جا رہا ہے اور حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے احباب موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ـــ گزشتہ دنوں پنجاب یونیورسٹی اور گورونانک دیو یونیورسٹی کی طرف سے پری یونیورسٹی۔ بی اے پارٹ I۔ II اور III کے نتائج نکلے قادیان کے احمدی لڑکے اور لڑکیاں بھی ان امتحانات میں شامل ہوئے تھے اللہ تعالیٰ تمام کامیاب ہونے والوں کو ان کی کامیابی مبارک کرے آمین عزیز بشیر احمد صاحب ابن مکرم احمد حسین صاحب درویش بی ایس سی پارٹ II میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ عزیزہ عائشہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل درویش بی اے پارٹ I میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔

مورخہ ۶/۲۷ مکرم ... الدین صاحب نے وکیل المال تحریک جدید مع اہل و عیال اپنے عزیزوں سے ملاقات کیلئے کشمیر تشریف لے گئے نیز مورخہ یکم جولائی ۷۷ء کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ مع اہلیہ صاحبہ اور دو بچوں کے اپنے عزیزوں سے ملاقات کی غرض سے پاسپورٹ پر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

ـــ ویسے تو پانی جنوبی عراق تک پھیل گیا تھا لیکن سب سے زیادہ متاثر علاقہ یہی تھا۔

عظیم الشان قرآنی انکشاف

یہ ایک عظیم الشان قرآنی انکشاف ہے جودی کے سلسلہ کوہ میں کشتی کے باقیات کے ملنے کا تاریخی ریکارڈ اور اس کے اوپر کے علاقہ میں دنیا کے عظیم ترین دہانے

کا واقع ہونا طوفان نوحؑ کے راز کو بے نقاب کر دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ:

"کشتی نوحؑ کو ہم نے آنے والی قوموں
کے لئے نشان بنایا ہے"۔

اس میں اشارہ ہے کہ

"کشتی مل جائے گی جیسے فرعون کی لاش
منظر عام پر آگئی اور نشان بن گئی اسی طرح
کشتی نوحؑ بھی ایک زندہ نشان ہوگی"۔

لیکن قرآنی روٹ پر تلاش شرط ہے مطوع مرتقی

اطفال الاحمدیہ اڑلیسہ کا پہلا سالانہ اجتماع بمقام سورو

رپورٹ مرسلہ مکرم سید رشید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

احمدیت اپنی حقیقی اسلام کے نونہالان کی بہتر تربیت اور نظام خلافت سے وابستہ رہ کر اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کے لئے اطفال الاحمدیہ کا ایک تعلیمی اور تربیتی کیمپ لگائے جانے کے متعلق جماعت احمدیہ سورو کے احباب نے متفقہ فیصلہ کیا اور اس کے لئے موسم گرما (اسکولوں کی تعطیلات کے دقت) میں وقت مقرر کیا گیا جس میں عموماً تمام بچے فارغ رہتے ہیں۔ چنانچہ اڑیسہ کی جماعتوں کو جہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہے دعوتی چٹھی لکھی گئی کہ جماعت احمدیہ سورو کے زیر اہتمام ۱۵ر جون تا ۱۹ر جون ۱۹۷۷ء اطفال الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اپنی جماعت سے بھی اس مجلس کے نمائندگان بھجوائیں۔ رہائش اور خورد و نوش کی کُلی ذمہ داری جماعت احمدیہ سورو نے اُٹھائی ہے۔

چنانچہ وقتِ مقررہ سے قبل سورو کے اطفال کے علاوہ بھدرک کٹک اور سونگھڑہ سے اطفال آپہنچے۔ الحمد للہ۔

اس اجتماع کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب کی سرکردگی میں بنائی گئی۔ جس کے ممبروں کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(۱) خاکسار سید رشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ۔

(۲) مکرم شیخ مختار حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو۔

(۳) مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو۔

(۴) مکرم شبیر علی خان صاحب۔

(۵) مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی۔اے زعیم مجلس خدام الاحمدیہ سورو۔

اس پانچ روزہ اجتماع کے لئے کرایہ پر ایک ہال لے لیا گیا تھا اور مختلف تعلیمی و تدریسی و تربیتی اور ورزشی پروگرام پہلے سے ترتیب دے دیا گیا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)۔ نماز تہجد۔

(۲)۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید و حدیث شریف از مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ۔ حاجات ضروریہ، ورزش اور ناشتہ وغیرہ کے بعد۔

(۳)۔ آٹھ بجے سے بارہ بجے تک۔

اخلاقی تعلیم از خاکسار سید رشید احمد۔

تاریخ اسلام و احمدیت اور معلومات عامہ از مکرم شیخ مختار حسین صاحب۔

علم الحساب از مکرم شیخ واعظ الدین صاحب

قرآن ناظرہ اور اُردو ادب از مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ۔

دینی معلومات از خاکسار سید رشید احمد۔

(۴)۔ دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر اور سہ پہر چار بجے تک قیلولہ۔

(۵)۔ سہ پہر چار بجے سے شام چھ بجے تک۔

قرآن ناظرہ اور ترجمہ از مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ۔ بعد ازیں نماز مغرب تک ورزشی مقابلے۔

(۶)۔ بعد نماز مغرب و عشاء درس کتب حضرت مسیح موعودؑ از خاکسار سید رشید احمد۔

(۷)۔ بعد ازیں مشق نظم خوانی اور تقریر از مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب اور خاکسار سید رشید احمد۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اجتماع میں ۲۶ اطفال شریک ہوئے اور تمام مذکورہ تعلیمی و تربیتی پروگرام سے مستفید ہوئے اور تمام مقابلہ جات میں ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔

اس دوران ۱۷ر جون ۱۹۷۷ء کو بعد نماز جمعہ اطفال الاحمدیہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں تلاوت و نظم اور عہد کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہماری درخواست پر از راہ شفقت اطفال الاحمدیہ کے نام اس اجتماع کے لئے جو پیغام ارسال فرمایا تھا۔ اُسے تمام اطفال الاحمدیہ اور احباب جماعت کی موجودگی میں مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر نے پڑھ کر سنایا۔ (جو علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے) بعد ازاں بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے مستقل انتظام کے لئے مشورہ ہوا۔ اور مختلف تجاویز سامنے آئیں۔ اسی طرح محترم ناظر صاحب تعلیم کے ارشاد گرامی کے مطابق بچوں کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے لئے بھیجنے کی تحریک بھی کی گئی۔ اُمید ہے امسال یا آئندہ سال کچھ بچے اس غرض کے لئے قادیان بھیجے جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

تربیتی کیمپ اور اس اجتماع کے آخری دن مختلف موضوعات پر تقریری مقابلے اور امتحانات ہوئے۔ گیارہ سال سے پندرہ سال تک اور آٹھ سال سے دس سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے A اور B دو گروپ بنائے گئے۔ اور مندرجہ ذیل امور میں مقابلے کروائے گئے۔

۱۔ اذان۔ ۲۔ تلاوت قرآن کریم۔ ۳۔ نظم خوانی۔ ۴۔ دینی معلومات زبانی۔ ۵۔ دینی معلومات تحریری۔ ۶۔ تقاریر

اس کے علاوہ مختلف ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔

اس کیمپ اجتماع کے دوران بھدرک سے مکرم محمد یونس صاحب اور مکرم مولوی حاتم صاحب تشریف لائے اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور اس کیمپ اور اجتماع کے آخری روز مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھدرک مع معزز مہمان تشریف لائے اور آخری اجلاس میں شرکت کی۔ چنانچہ سہ پہر کو مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم خوانی اور دُہرائی عہد کے بعد مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں اس اجتماع کی افادیت اور اس کے نیک اثرات کو قائم رکھنے کی تلقین کی اور اس اجتماع کے کاموں میں تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل اصحاب شکریہ کے مستحق ہیں (۱)۔ مکرم شبیر علی خان صاحب (۲)۔ مکرم عبد الحنان صاحب (۳)۔ مکرم عمر علی صاحب (۴)۔ مکرم عبد الستار خان صاحب (۵)۔ مکرم شیخ مختار حسین صاحب۔ جنہوں نے دیگر اخراجات برداشت کرنے کے علاوہ تمام بچوں کو ایک ایک روز خورد و نوش کے کل اخراجات کی ذمہ داری قبول کی۔ اسی طرح مکرم ایوب خان صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اس اجلاس سے کچھ پہلے ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی معرفت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بذریعہ تار موصول ہوا۔ جس میں آپ نے از راہ شفقت و نوازش اطفال الاحمدیہ کے اس اجتماع کے بابرکت ہونے کی دُعا فرمائی اور تنظیم عمل اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے اور حقیقی مسلمان کی زندگی بسر کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ بعد ازاں محترم صدر جلسہ نے مختصر تقریر کی۔ اور تقسیم انعامات سے قبل ایک گروپ فوٹو لیا گیا جو اس اجتماع کی ایک ادنیٰ یادگار ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (اور اعلیٰ یادگار انشاء اللہ تعالیٰ وہ نونہال ہوں گے جو اس سے تربیت حاصل کرنے کے بعد بہتر سے بہتر خادم اسلام ہوں گے) پھر مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سورو نے امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس میں تعاون کرنے والوں کی خدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بر تقریب اجتماع اطفال الاحمدیہ اڑلیسہ

"اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو باعثِ برکت بنائے۔ ڈسپلن سیکھو، محنت سے کام کرو، بنی نوع انسان کی خدمت کرو اور ایک سچے مُسلم کی سی زندگی بسر کرو۔"

اظہار تشکر و درخواست دُعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز محمود احمد پرویز نے امسال (Science) P.U.C کے امتحان میں گورنمنٹ کالج آف گلبرگہ سے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہو کر امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ اس خوشی میں موصوف نے ۵/ روپے شکرانہ فنڈ اور ۵/ روپے اعانت بدر میں جمع کروائے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی مزید کامیابیوں سے نوازے۔

خاکسار۔ کلیم احمد ناصر بی۔کام قادیان۔

اطفال الاحمدیہ اڑیسہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایدہ اللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام

پیارے اطفال الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ اطفال الاحمدیہ کے کندھوں پر جلد ہی سلسلہ احمدیہ کی ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ اور ایسی اہم باتوں کے لئے بہت پہلے تیاری کی جاتی ہے۔ احمدیت تمام دنیا کی اصلاح اور ان کو اسلام میں شامل کرنے کے مقصد سے قائم کی گئی ہے۔ جتنا عظیم الشان یہ کام ہے اتنی ہی عظیم ہماری تیاری ہونی چاہیئے آپ اطفال الاحمدیہ کو ابھی سے ذیل کے امور کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

(۱) — آپ عقائد اسلام سے واقف ہوں۔
(۲) — اس بات سے واقف ہوں کہ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں میں کیا امتیاز ہے۔
(۳) — عقائد اسلام کے بارے میں مختصر دلائل آپ کو یاد کر لینے چاہئیں۔
(۴) — خلافت حقہ اسلامیہ کے پورے فرمانبردار بنیں۔
(۵) — آپ کی عملی زندگی ایک نیک احمدی مسلمان کی زندگی ہو جس سے دوسرے لوگ متاثر ہوں۔ جیسے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر دور ہمارے لئے بہترین نمونہ اور مثالی زندگی ہے۔

اسی طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن کے واقعات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن ہمارے لئے اپنے اندر بہت سے قیمتی اسباق لئے ہوئے ہیں۔ سو اطفال الاحمدیہ کی شکل وصورت، لباس، قول و فعل اور مصروفیات احمدیت کے لئے نیک نامی کا موجب ہونی ضروری ہیں۔ باقاعدگی سے نمازیں ادا کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ بزرگوں کا احترام مدنظر رکھیں۔ محنتی بنیں۔ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ غرض غیبت اور بدگوئی اور جھوٹ اور فریب سے پرہیز کریں علمی اور عملی میدان میں سبقت کی روح اپنے اندر پیدا کریں نظام مجلس اطفال الاحمدیہ اور نظام سلسلہ احمدیہ سے پورا تعاون کریں۔ حکومت کے لئے کبھی پریشانی کا موجب نہ بنیں۔ جیسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو — باعث فکر و پریشانی حکام نہ ہو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نصائح پر مشتمل ذیل کے اشعار پر میں اپنے پیغام کو ختم کرتا ہوں۔ یہ اشعار انمول موتی ہیں اور گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ ان نصائح پر عمل کریں۔

؎ نونہالان جماعت! مجھے کچھ کہنا ہے — پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑیگا سب بار — سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو — اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

میں دُعا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور سچے اور مخلص اور نامور احمدی بنائے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

آہ پروفیسر اختر اورینوی

مجلس دار المصنفین کے ماہوار رسالہ "معارف" جون ۷۷ء کی اشاعت میں محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی مرحوم آف پٹنہ کے ذکر خیر میں ذیل کا نوٹ شائع ہوا ہے جو افادۂ احباب کے لئے ذیل میں دیا جا رہا ہے ——— ایڈیٹر

گذشتہ اپریل میں بہار کے پروفیسر ڈاکٹر اختر اورینوی کی وفات کی خبر بہت دکھ اور غم کے ساتھ سُنی ہم دونوں ہم درس اور ہم جماعت تو نہیں رہے۔ لیکن ہماری طالب علمی کا زمانہ ایک ہی تھا، وہ شروع میں سائنس کے طالب علم تھے، آئی ایس سی کر کے پٹنہ میڈیکل کالج میں داخل ہوئے، مگر وہاں ان کی صحت خراب ہوئی تو انکی اور رانچی کے سینی ٹوریم میں رہ کر صحت یاب ہوئے، میڈیکل کالج چھوڑ کر پٹنہ کالج میں آرٹس کی تعلیم حاصل کرنے لگے ہم دونوں ۳۶ء میں ایم اے اُردو کے امتحان میں ساتھ شریک تھے، اس کے نتیجہ میں ان کا نام سر فہرست تھا۔ میرا نام اُن کے بعد تھا، وہ ایم اے کرنے کے بعد پٹنہ کالج میں اُردو کے لکچرار ہوئے، اس زمانہ میں ڈاکٹر سید محمود مرحوم بہار کے وزیر تعلیم تھے، وہ کالج میں اُردو کے ایک لائق اُستاد کے تقرر کے خواہش مند تھے، اس لئے انہوں نے امیدواروں کا انٹرویو خود لیا، درجہ میں باضابطہ سبق پڑھانے کو بھی کہا اختر اورینوی صاحب اُنکے معیار پر پورے اُترے، وہ ایک اُستاد کی حیثیت سے طلبہ میں بہت مقبول رہے جو نہ صرف اُن کی صلاحیت اور قابلیت، بلکہ اُن کے ذاتی اوصاف کی بھی قدر کرتے، آخر میں وہ پٹنہ یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو کے صدر اور پروفیسر ہو گئے تھے انھوں نے اُردو زبان وادب کے ارتقاء پر ایک مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی بہار کے جن شاعروں، مصنفوں اور نقادوں پر اس وقت تک سیر حاصل بحث نہیں ہوئی ہے، اس کی تلافی ان کے مقالہ سے ہو گئی اور وہ بھی ایک اچھے مصنف کی صف میں داخل ہو گئے، اس کے بعد سے جب ان کا کوئی مقالہ کہیں شائع ہوتا، تو اُردو کے ادبی حلقہ میں شوق سے پڑھا جاتا، انہوں نے اپنے مقالات کے مجموعے تنقید جدید، قدر و نظر اور تحقیق و تنقید کے نام سے شائع کیے۔ اس طرح اُردو کے اچھے نقاد بھی شمار کیے جانے لگے۔

وہ ایک اچھے افسانہ نگار بھی تھے، ان کی بیوی شکیلہ اختر نے بھی اُن کے ساتھ افسانے لکھنے شروع کئے، دونوں نے رومانی دنیا کے دلوں کی دھڑکنوں کی اچھی عکاسی کی، انھوں نے کچھ ڈرامے اور ناولٹ بھی لکھے، وہ ایک اچھے شاعر بھی تھے، ان کی بعض نظمیں مثلاً جگنو، ایک مجاہد فلسطین کے افکار، ارمغانِ شباب اور نغمے مقبول ہیں۔

بہار میں اس وقت ایک اچھا علمی و ادبی ماحول پیدا ہو گیا ہے، جمیل مظہری صاحب شاعر کی حیثیت سے بہت مشہور ہوئے، جناب قاضی عبد الودود صاحب نے اپنی علمی تحقیق و تدقیق سے بڑی ناموری حاصل کی، پروفیسر کلیم الدین احمد نے اپنی تحریروں سے اُردو کی ادبی دنیا میں بڑی ہلچل پیدا کر دی ہے، پروفیسر حسن عسکری نے تاریخ دانی میں اپنا لوہا منوالیا ہے، پروفیسر سید حسن نے اپنی سنجیدہ مقالہ نگاری سے علمی حلقہ کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے، پروفیسر عطا کاکوی اپنے ذوق شعر وادب کی وجہ سے مقبول ہیں، کلیم عاجز صاحب کی شاعری بھی مقبول ہو رہی ہے، اسی بزم کے ایک ممتاز رکن پروفیسر اختر اورینوی بھی تھے، پٹنہ میں رہ کر ہندوستان کے ممتاز شاعروں اور ادیبوں کو اپنی طرف کھینچتے رہے، جعفر علی خاں اثر، جگر مرادآبادی، فراق گورکھپوری، حفیظ جالندھری، اور ڈاکٹر عبادت بریلوی وغیرہ ان کے مہمان رہتے، طبیعت میں سادگی تھی، ان کو اپنے مہمانوں کو مٹی کے برتنوں میں زمین پر چٹائی بچھا کر کھانا کھلانے میں کوئی عذر نہ ہوتا، مگر ان کی بیوی مہمانوں کی خاطر تواضع پوری شان سے کرنا پسند کرتیں، اختر صاحب ان سے یہ کہہ کر اختلاف کرتے:— "میں کوئی نواب کا ناتی تھوڑے ہی ہوں جو اپنی شان دکھاؤں، بس میں جیسا ہوں ویسا ہی رہوں گا"

ان کی زندگی کے کچھ واقعات یاد رکھنے کے لائق ہیں، ایک غریب لڑکی کی تجہیز و تکفین کا سامان نہ تھا، تو انھوں نے اپنی بیوی کے سونے کے کڑے بیچ کر یہ سامان کر دیا اسی طرح ان کے ایک عزیز دوست کو اپنے والد کے لئے مقدمے کی فیس جمع کرنے کو کچھ روپے کی ضرورت تھی، اس کا ذکر ان سے اس وقت کیا جب انکی جیب خالی تھی، اُن کو اپنے امتحانات میں سونے کے جتنے تمغے ملے تھے انکو اونے پونے فروخت کر کے روپئے اپنے دوست کے حوالہ کر دیئے، وہ وہاں جا چکے جہاں سب کو جانا ہے، مگر بہار کے علمی و ادبی حلقہ میں ایک قابلِ قدر مصنف، نقاد، شاعر، افسانہ نگار اور ایک اچھے انسان کی حیثیت سے برابر یاد کئے جائینگے۔ (باقی کالم ۲)

(بقیہ کالم ۳) وہ بہار کے ضلع مونگیر کے ایک گاؤں اورین کے رہنے والے تھے، ان کا خوشحال خاندان جاجیزی زبیدی سادات سے تھا جو مرزا غلام احمد کا پیرو ہو گیا، اس حیثیت سے وہ احمدی تھے، اپنے مسلک کی تبلیغ بڑی سرگرمی سے کرتے رہتے، پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو ان کے قریبی دوستوں کا بیان ہے کہ ان کو بڑا دکھ ہوا، انکی افسانہ نگار بیوی نے ان کی زندگی میں لکھا تھا کہ .... "جب اُن کے ساتھ گھر کے سارے لوگ ایک ہی ساتھ کھانا کھایا کرتے، تو ایسی مزیدار باتوں کا سلسلہ چلتا کہ گیارہ بارہ بجے تک محفل جمی رہتی، جو بڈھے ہاتھ سوکھ کر جھڑ جاتے، پھر بھی کسی کا جی پلنگ پر جانے کو نہیں چاہتا۔" اُن کے احباب بھی ان کی گفتگو کی بذلہ سنجی، زندہ دلی، اور خوش مذاقی کے قائل تھے، ان کی صحت ہمیشہ خراب رہی، ....

.... مگر انھوں نے ان کے ساتھ جس وفاداری سے زندگی بسر کی وہ ایک افسانہ کا موضوع بن سکتا ہے، اُن کے کوئی اولاد نہ تھی، مگر وہ اپنی سوگوار بیوی کے دل و دماغ پر اپنی یادیں اس طرح چھوڑ گئے ہیں کہ ع:— نملیں سبزے یہ جیسے برگ گل کی ہو بھوار۔ (ص-ع)

قرآنِ کریم کی بے نظیر خوبیاں

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اس مقدس صحیفہ کے اندر سورت الکافرون میں جہاں اہل اسلام کے عقیدۂ عبادت کی پختگی کا ذکر کرکے اس کی خوبیوں کا بیان ہوا ہے وہاں آخر میں اس بات کا نہایت درجہ واشگاف الفاظ میں جو اعلان کیا گیا ہے وہ مذہبی مناقشات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر کے اہل مذاہب میں باہمی رواداری اور خوشگوار تعلقات کی محکم بنیاد بن سکتا ہے۔ فرماتا ہے:-

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ (الکافرون آیت ۷)

"تمہارا دین تمہارے لئے میرا دین میرے لئے" اس لئے باہمی مناقشہ اور جھگڑے کی کوئی وجہ نہیں۔ جن عقائد اور مذہبی خیالات کو آپ کا دل پسند کرتا ہے شوق سے آپ ان کا اظہار کریں۔ اور انہی کے مطابق اپنے لئے طریقِ عبادت اختیار کریں۔ اور جس عقیدہ پر میرا دل مطمئن ہے اس پر مجھے قائم رہنے اور اس کے اظہار کا حق حاصل ہے کسی دوسرے کے عقیدہ کا اپنے عقائد سے اختلاف ہو کر اسے برداشت کرنا بڑی خوبی ہے۔ اس اختلاف کو وجہ اشتعال بنانا درست نہیں۔ یہ کیسی امن بخش تعلیم ہے جو قرآن پاک نے دی اور کتنی بڑی خوبی ہے قرآن کریم کی جو سب مذاہب کے بعد آیا۔ مگر قربان جائیں اس کی شاندار تعلیمات پر کہ اس نے اپنے سے پہلے مذاہب کے ماننے والوں کے مذہبی عقائد و نظریات کو حسن کر برداشت کرنے کی تلقین ہر مسلمان کو فرمائی۔

وقت اور جگہ کی تنگ دامنی کے پیش نظر ہم اس پر اس مضمون کو قرآن کریم کی ایک اور بے نظیر خوبی کے ساتھ ختم کرتے ہیں جس کا ذکر سورت الجاثیہ کی حسب ذیل آیت کریمہ میں بایں الفاظ ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ (آیت ۲۱)

قرآن کریم کی بیان کردہ تعلیمات لوگوں کے لئے زبردست عقلی دلیلیں ہیں اور یقین رکھنے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت کا موجب ہیں۔

یعنی قرآن مجید کی بیشمار خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ جن عظیم القدر تعلیمات پر قرآن مجید مشتمل ہے وہ زبردست عقلی دلائل کا مجموعہ ہیں۔ جو معقولیت پسند طبائع کو اپیل کرتی ہیں۔ اوّل سے لیکر آخر تک آپ سارا قرآن مجید بغور پڑھ لیں آپ کو یہ بات بڑی ہی واضح صورت میں مل جائے گی کہ اس پاک کتاب نے ہر دعوے کے ساتھ پختہ اور ناقابلِ انکار دلیل دی ہے۔ اس طرح دلیل کا وزن اپنے عمل کے ساتھ ثابت کر دکھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معقولیت پسند طبقہ کے نزدیک دلیل بہت بڑا وزن رکھتی ہے۔ عدلیہ کی ساری عمارت ہی اس بنیادی چیز پر ہے۔ کسی بھی منصف کے سامنے جب دو فریق جھگڑا لے کر آتے ہیں تو دلیل اور بیّنہ ہی ان کے جھگڑے کا اصل حل ٹھہرتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید نے سورۃ الانفال میں فرمایا ہے:-

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ (آیت ۴۳)

ہلاک ہو جائے وہ شخص جو دلیل کے ذریعہ ہلاک ہوتا ہے اور زندگی مل جائے اس انسان کو جو دلیل کے زور سے زندہ رہنا چاہتا ہے۔

علم کے موجودہ روشن زمانہ میں قرآن کریم کی پیش کردہ اس بات کی خوبی کا اعتراف ہر وہ خردمند انسان کرے گا جو یہ سمجھتا ہے کہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا یہ زمانہ نہیں۔ دنیا بہت ترقی کر چکی اب کسی بات کو منوانے کے لئے آپ کے پاس دلیل کا وزن ہونا ضروری ہے۔ زور اور جبر کام نہیں دیتا اور نہ دھونس اور دھاندلی دکھانے والے؛ لوگوں کے دلوں میں اپنا کچھ مقام پیدا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ساری دنیا کو اس عظیم القدر کتاب پر کھلے دل و دماغ سے غور و فکر کرنے کی توفیق دے۔ اس چیز کو زیادہ آسان بنانے کے لئے جماعت احمدیہ ساری دنیا میں ایک ایسی عظیم الشان مہم چلا رہی ہے جس کے تحت دنیا کے بیشتر علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں میں کلام مجید کا ترجمہ کیا جا کر ایسے ان لوگوں کو اپنی ہی زبانوں میں کلام اللہ کے پڑھنے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کے قابل بنایا جائے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا یہ کام روز بروز وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ اس لئے مبارک ہے وہ انسان جو قرآنی خوبیوں کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کے لئے حصہ دار بنتا ہے۔ اور مبارک ہے وہ بھی جو ان تراجم کو پڑھ کر خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ہی وہ کتاب عزیز ہے جو رضائے الٰہی کی راہوں کی واضح رنگ میں نشان دہی کرتی ہے۔

ونعم ما قال المسیح الموعود علیہ السلام

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

بھارت سے پہلے احمدی مشنری ڈاکٹر کی افریقہ کو روانگی

مکرم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب ایم بی بی ایس بخیر و عافیت غانا (مغربی افریقہ) پہنچ گئے

ہندوستان کے دوسرے احمدی ڈاکٹر بھی اپنے آپ کو پیش کریں

قادیان ۲۹ رجون۔ سوکورو۔ غانا (مغربی افریقہ) سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب ایم بی بی ایس ابن مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب کٹک اڑیسہ مورخہ ۲۶ رجون کو ہندوستان سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر مورخہ ۲۷ رجون بخیر و عافیت سوکورو (غانا) پہنچ گئے ہیں۔ صاحب موصوف پہلے احمدی ڈاکٹر ہیں جنہوں نے بھارت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک "نصرت جہاں" کے تحت افریقہ میں تین سال کے لئے طبی خدمات بجا لانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ آمدہ اطلاع کے مطابق سوکورو (غانا) میں جماعت احمدیہ کے تحت جو میڈیکل سنٹر نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ وہاں کے افریقی باشندوں کی طبی خدمات بجا لا رہا ہے اس سنٹر میں اس وقت چار کوالیفائڈ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب کے پہنچ جانے پر پہلے سے کام کر رہے چار ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر وقف کردہ وقت پورا کر لینے کے بعد اب واپس آ جائیں گے۔ بحمد اللہ جانے والے ڈاکٹر صاحب نے کام بھی شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔ اور ان کے وجود کو زیادہ سے زیادہ نافع الناس بنائے۔

مجلس نصرت جہاں کے سیکرٹری صاحب کی طرف سے آمدہ اطلاع سے علم ہوا ہے کہ انہیں وہاں سے ڈاکٹروں کو افریقہ بھجوانے کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان حالات میں سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان میں موجود احمدی ڈاکٹروں سے خواہش فرمائی ہے جو سرجری کا بھی تجربہ رکھتے ہوں وہ اس موقعہ پر اپنے آپ کو پیش کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے بعض ڈاکٹر صاحبان نے اپنے آپ کو تین سالہ خدمات کے لئے پیش کیا ہے۔ اور وہ ضروری کاغذات کی تیاری و تکمیل میں مصروف ہیں۔ مگر یہ تعداد بہت کم ہے۔ حضرت ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تحریک ہے کہ جن ڈاکٹر صاحبان نے اس کارِ خیر میں عملی حصہ لینے کے لئے ابھی تک اپنے اسماء پیش نہیں کئے وہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلد مرکز سلسلہ قادیان میں اطلاع دیں۔ تا حضور انور کی خدمت میں ان کے لئے دعا کے لئے لکھا جائے۔ یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ تقسیم ملک کے بعد بیرونی ممالک میں احباب ہندوستان کو بھی جماعتی خدمات سر انجام دینے کی سعادت مل رہی ہے۔ دعا ہے کہ جن دوستوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو قبول فرمائے۔ صحت و عافیت سے رکھے اور انہیں دستِ شفا بخشے۔ اور جو ابھی فیصلہ نہیں کر پائے ان کے لئے سہولت کے سامان کرے اور انھیں بھی عملی میدان میں آنے کی توفیق بخشے آمین۔

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
ایڈرسول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۲۹ / ۴۲

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE :- 76360.

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ کی بیش از بیش برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کیلئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلایا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا ان کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے۔ وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مندرجہ ذیل مجلس عاملہ تشکیل دی گئی ہے۔ جملہ عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں گے۔ اور مجالس کے کاموں کو احسن رنگ میں سر انجام دیں گے۔

- معتمد : مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر۔
- مہتمم مال : مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔
- مہتمم تجنید : مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔
- نائب " " : مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم۔
- مہتمم تعلیم و تبلیغ و تربیت : مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب۔
- مہتمم صحت جسمانی : مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دُعا

مکرم محمد یامین ندیم صاحب لنڈن اور اُن کے فرزندان ایک نیا کاروبار شروع کرنے والے ہیں۔ احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ ان کو اس سلسلہ میں جو مشکلات درپیش ہیں وہ دُور ہو جائیں اور کاروبار میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت بخشے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

وہ دن آگئے ہیں جب ساری دُنیا

احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اور اسلام کی رُوحانی سربلندی کا وقت جلد قریب لانے کے لئے تحریک وقف جدید کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا :-

"وہ دن آگئے ہیں جب ساری دُنیا احمدیت کے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوگی۔ اگر اس میں آپ کا حصّہ نہیں ہوگا تو کتنی بدبختی ہوگی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کے بڑھنے کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔"

"میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بیداری سے کام لے رہی ہے۔ مگر کام کی اہمیت اور اس کی وسعت کو دیکھتے ہوئے ابھی آپ لوگوں کو قربانیوں کا معیار اور بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دیہاتی جماعتوں کی تربیت لاکھوں روپے کی متقاضی ہے۔ پس میں جماعت کے افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں دُعاؤں سے کام لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں بھی پیش کریں۔ تاکہ صحیح اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کیا جائے۔"

امید ہے کہ احباب و خواتین اپنے پیارے آقا کے ان ارشادات پر صدق دل کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے چندہ وقف جدید ادا فرمائیں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مجالس انتخاب کے بارہ میں ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ مقامی کے عہدیداران کے سہ سالہ انتخابات کے سلسلہ میں جن جماعتوں میں بمطابق قواعد عہدیداران کا انتخاب بذریعہ مجالس انتخاب کیا جاتا ہے۔ ان کی اطلاع و تعمیل کے لئے عرض ہے کہ مجالس انتخاب کا وجود مستقل نوعیت کا نہیں ہے۔ بلکہ تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ ہر تین سال بعد حسب قواعد نئے ممبران مجالس انتخاب کا انتخاب کروانا ضروری ہے۔ اور اس کی تکمیل کے بعد عہدیداران مقامی کے انتخاب کی کارروائی کرنی چاہیئے۔ چونکہ بعض جماعتوں کی طرف سے اس بارہ میں استفسار کیا گیا ہے لہذا مجموعی طور پر سب جماعتوں کی اطلاع و تعمیل کے لئے یہ نوٹ شائع کیا جارہا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۷ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ دُردانہ شاہین صاحبہ بنت مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش کے نکاح کا اعلان عزیز سید میر احمد ظفر صاحب ابن مکرم سید حسین صاحب ذوقی مرحوم ساکن جڑچرلہ ضلع محبوب نگر کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار (-/۵۰۰۰) روپے حق مہر فرمایا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت اور موجب ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)